

تعلیم دینے کی خدمت

The Ministry of Teaching

اس باب میں ہم تعلیم دینے کی خدمت کے بہت سارے پہلوؤں پر غور کریں گے۔ تعلیم دینے کی ذمہ داری رسولوں، نبیوں، مبشروں، پاسبانوں یا بزرگوں یا نگہبانوں پر آئندہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مسیح کے پیروکار کچھ حد تک تعلیم دینے کے ذمہ دار ہیں جیسا کہ ہم سب کو شاگرد بنانے کو کہا گیا ہے۔ چنانچہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مسیح کے تمام احکام کی تابعیت اور تعلیم دیتا ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی اس بات پر زور دیا۔ شاگرد بنانے والے پاسبان پہلے اپنی مثال دیں اور پھر تعلیم دیں۔ وہ اس بات کی تعلیم دینا ہے جس کی وہ مشتمل کرتا ہے۔

پلوس رسول ایک کامیاب شاگرد بنانے والے نے لکھا: ”تم میری مانند ہو جیسے میں مسیح کی مانند بنتا ہوں“ (۱۔ کرنٹھیوں ۱۱:۱)۔ ہر خادم کا یہی مقصود ہونا چاہئے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو یہ کہنے کے قابل ہو کہ ”میری مانند ہو“، اگر آپ جانتا چاہئے ہیں کہ مسیح کے پیروکار کو اس طرح کی زندگی بسر کرنی چاہئے تو مجھے دیکھیں۔

مجھے یاد آیا کہ پہلے جب میں ایک جماعت کا پاسبان تھا تو میں لوگوں سے کہتا تھا میری پیروی نہ کرو بلکہ مسیح کی پیروی کرو۔ میں اُس وقت تسلیم کرتا تھا کہ میں پیروی کی ایک اچھی مثال نہیں ہوں۔ وہ حقیقت میں اس بات کا اقرار کر رہا تھا کہ میں یہ یوں مسیح کی اُس طرح پیروی نہیں کر رہا ہوں جس طرح مجھے کرنی چاہئے اور پھر ہر ایک کو بتاؤ کہ ایسا کرو جیسا میں نے کیا۔ یہ اُس سے کتنا مختلف ہے جو پلوس نے کہا۔ حقیقت میں اگر ہم لوگوں کو نہیں کہہ سکتے کہ ہماری مانند ہونکوئکہ ہم مسیح کی مانند ہیں۔ تو پھر ہمیں خدمت میں نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ لوگ خادموں کی زندگی کو ایک نمونے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ کلیسیاء اپنے رائہ نہماؤں کا عکس ہوتی ہے۔

مثال کے ذریعے اتحاد یا اتفاق کی تعلیم

Teaching Unity by Example

آئینی ہم مثال کے ذریعے تعلیم دینے کو عمل میں لاتے ہوئے اتحاد / اتفاق کے موضوع پر تعلیم دیں تمام پاسبانوں، بزرگوں اور نگہبانوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جس گلکی وہ نگہبانی کر رہے ہیں وہ باہم متحد ہو۔ وہ اپنی مقامی کلیسیاؤں میں تقسیم کے عمل سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں یہ اعمال خداوند کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ بحر حال یہ یوں ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ایک

دوسرے سے ایسی محبت کریں جیسا کہ اُس نے ہم سے کی (یوحنا: ۱۳: ۳۵۔ ۳۶)۔

ہماری ایک دوسرے سے محبت دنیا کے لئے اُس کے شاگرد ہونے کا ایک نشان ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ راہنماء پنے گلکی بھیڑوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ جیسا کہ خادم ہونے کے ناطے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی مثال کے ذریعے تعلیم دیں۔ لیکن جب ہم خود کو محبت اور اتحاد کی تعلیم کے ترازو میں تولتے ہیں تو کم پاتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ہم دوسرے پاسانوں کے ساتھ محبت اور اتحاد کی کامناظاہرہ کرتے ہیں تو یہ اس کے بالکل اُاث ہے جس کی منادی ہم اپنی جماعتوں میں کرتے ہیں۔ ہم ان سے اُس کام کو کرنے کی امید کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اتحاد کے بارے یسوع مسیح کا کلام راہنماؤں کا دوسرے راہنماؤں سے تعلق کے بارے تھا۔ مثال کے طور پر آخری فحش کے موقع پر شاگردوں کے پاؤں دھونے کے بعد یسوع نے ان سے کہا۔

”تم مجھے اسٹاد اور خداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔ پس جب مجھ خداوند اور اسٹاد نے تمہارے پاؤں دھونے تو تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ کیونکہ میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی کیا کرو“ (یوحنا: ۱۳: ۱۵۔ ۱۶)۔

پاسان اکثر ایک دوسرے سے محبت رکھنے کے بارے پیغام دینے کے لئے اس عبارت کو استعمال کرتے ہیں۔ تا ہم اس عبارت میں بارہ رسولوں سے کلام کیا گیا۔ یسوع مسیح جانتا تھا کہ اُس کی مستقبل کی کلییاء کے پاس اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی ایک چھوٹی سی کرن ہوگی۔ اگر راہنماء تقسیم ہو گئے یا انہوں نے ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا تو اس نے واضح کیا کہ وہ چاہتا ہے کہ اُس شاگردوںی اور فرتوںی سے ایک دوسرے کی خدمت کریں۔ اپنے زمانے کی ثقافت کے مطابق پاؤں دھونے کا حقیر ترین کام کر کے اُس نے حلیمی اور فرتوںی کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی۔ اگر اُس نے مختلف شاقتوں کا دورہ کیا ہوتا تو پھر وہ بیت اخلا کے گڑھے کھو دیتا یا پھر اپنے شاگردوں کے کوڑا نوں کو صاف کرتا۔

اُس کے نئے شاگردوں یا راہنماؤں میں کتنے اس قسم کی محبت اور فرتوںی کامناظاہرہ کرنے کے لئے تیار ہیں؟ آدھے گھنٹے سے کم عرصے کے دوران یسوع مسیح نے اس اہم پیغام کو بار بار دہرا لیا۔ پاؤں دھونے کے کچھ لمحوں بعد یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا؛

”میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے میں نے تم سے رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو“ (یوحنا: ۱۳: ۳۵۔ ۳۶)۔

یہ کلام مسیح کے تمام شاگردوں پر لاگو ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ کلام راہنماؤں سے کیا گیا کہ وہ اپنے ساتھی راہنماؤں سے محبت رکھیں۔ چند لمحوں بعد یسوع نے ایک بار پھر کہا؛

”میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے“ (یوحنا: ۱۴: 1۲۔ 1۳)۔

غور کریں کہ یسوع پھر راہنماؤں سے کہ رہا تھا۔ ”میں تم کو ان باتوں کا حکم اس لئے دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت

تب چند لوگوں بعد شاگردوں نے یسوع کو یہ دعا کرتے ہوئے سنے۔

”میں آگے سے دنیا میں نہ ہوں گا مگر یہ دنیا میں ہیں اور میں تیرے پاس آتا ہوں۔ اے قدوس بابا! اپنے اُس نام کے وسیلہ سے جتو نے مجھے بخشنا ہے اُنکی حفاظت کرتا کہ وہ ہماری طرح ایک ہوں“ (یوحتا: ۱۱)۔

آخر چند لوگوں بعد جیسا کہ یسوع مسلسل دعا کر رہا تھا۔ اُس کے شاگردوں نے اُسے یہ کہتے ہوئے سنے۔

”میں صرف ان ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے بھی جوانکے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لاں گے۔ تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے بابا! تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کرتو نے ہی مجھے بھیجا۔ اور وہ جلال جتو نے مجھے دیا ہے میں نے انہیں دیا ہے۔ تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ میں ان میں اور تو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دنیا جانے کے تو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کرتو نے مجھ سے محبت رکھی ان سے بھی محبت رکھی“ (یوحتا: ۲۰-۲۳)۔

چنانچہ آدھے گھنٹے سے کم عرصے کے دوران یسوع مسیح نے چھ بار اس بات پر زور دیا کہ راہنمای محبت اور فروتنی سے ایک دوسرے کی خدمت کریں اور سب کامل ہو کر ایک ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ یقین یسوع کے نزدیک بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ ان کا ایک ہونادنیا کے ان پر ایمان لانے کی کنجی ہے۔

ہم کس حد تک اچھا کر رہے ہیں؟

How Well are We Doing

قدیمتی سے جب ہم یہ امید کرتے ہیں کہ ہماری جماعت محبت کے ساتھ ایک ہوگی۔ اسی دوران ہم میں سے بہت سارے غیر اخلاقی طریقوں کے ذریعے اپنی کلیسا نئی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سارے دوسرے پاسبانوں کے ساتھ رفاقت رکھنے سے گریز کرتے ہیں۔ جن کا عقیدہ مختلف ہے۔ حتیٰ کہ ہم اپنی ناقابلیت سے کلیسا ائمہ کی عمارت کے سامنے بورڈ (لکبہ) لگا کر شہر کرتے ہیں کہ ہم دوسرے مسیحیوں کی طرح نہیں ہیں۔ مختصرًا ہم جس بات کی منادی کرتے ہیں اُس کی پہلے مشق نہیں کرتے۔ اتحاد کے بارے ہمارے وعظ کی نسبت ہماری مثال کا جماعت پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔

یہ سوچنا بے وقفی ہو گی کہ عام درجہ کے مسیحی تحدیوں نے اور آپس میں محبت رکھیں گے۔ جبکہ ان کے راہنمایانہیں کرتے ہیں۔ اس کا صرف ایک ہی حل ہے اور وہ ہے ”توبہ“۔ ہمیں دنیا اور ایمانداروں کے سامنے غلط مثالوں کو قائم کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہمیں اُن تمام رکاوٹوں کو ختم کرنا چاہئے جو ہمارے اندر تقسیم کا باعث ثفتی ہیں۔ یسوع مسیح کے حکم کے مطابق آپس میں محبت رکھیں۔

اس کا مطلب ہے کہ ہمیں سب سے پہلے دوسرے خادموں سے ملتا چاہئے۔ ہمیں ایسے پاسبانوں سے بھی ملتا چاہئے جو عقیدہ

کے لحاظ سے ہم سے مختلف ہیں۔ میرے کہنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ ایسے پاسانوں سے رفاقت رکھیں جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے یسوع مسیح کی تابعداری کرنا شروع نہیں کی۔ یا جو اپنے ذاتی فائدے کے لئے خدمت کر رہے ہیں۔

وہ بھیزوں کی کھال میں بھیڑیے ہیں۔ اور یسوع مسیح نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم ان کی شناخت کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے چھلوٹ سے پچھانے جاتے ہیں۔ تاہم میں ان پاسانوں کی بات کر رہا ہوں جو یسوع کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسیح میں میرے سچے بھائیو! اور ہبتوں، آگر آپ ایک پاسان ہیں تو پھر آپ کو دوسرے پاسانوں سے محبت کرنے کا عہد کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اپنی جماعت کے سامنے محبت کا عملی مظاہرہ کریں۔ اس کو شروع کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اپنے نزدیکی پاسانوں کے پاس جائیں اور ان سے محبت نہ رکھنے کی معافی مانگ۔ اس سے کچھ دیواریں گریں گی۔ اور پھر ان کے ساتھ باقاعدگی سے ملنے اور کھانا کھانے کا عہد کریں۔ ایک دوسرے کو صحت کریں اور مل کر دعا کریں۔

جب یہ ہوگا تو پھر آپ آہستہ محبت بھرے انداز میں ایسے عقائد پر بحث کر سکیں گے جو آپ میں تقسیم کا باعث بن سکتے ہیں۔ باہم تحدیر ہنے کی کوشش کریں۔ آیا آپ زیر بحث بات پر متفق ہیں یا نہیں۔ میری زندگی اور خدمت میں ہرے شاندار طریقے سے ترقی ہوئی۔ جب میں دوسرے پاسانوں کو سننے کے لئے راضی ہوا جن کا عقیدہ مجھ سے مختلف تھا۔ میں خود کو قید کر کے کتنے سال ان برکات سے محروم رہا۔ آپ بھی دوسرے پاسانوں کو اپنی کلیسیاء میں پیغام دینے کی دعوت دے کر محبت اور یگانگت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

آپ اپنی کلیسیاء کا نام تبدیل کر سکتے ہیں تاکہ اس سے آپ کی مسیح کی باقی کلیسیاء سے ناقلتی کی دنیا کے سامنے تسلیم نہ ہو۔ آپ نئے فرقہ کو ختم کریں اور صرف مسیح کے بدن کے ساتھ اپنی شناخت کریں۔ اس سے ہر کوئی جانے گا کہ آپ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح صرف ایک کلیسیاء کی تعمیر کر رہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ایک سچائی ہے۔ لیکن کسی ایسی چیز کو کیوں اہمیت دیں جس کا یسوع مسیح مشتق نہیں؟ ہم اس کام میں کیوں شامل ہوں جس سے وہ خوش نہیں ہوتا؟ کلام مقدس میں کسی خاص فرقہ یا تنظیم کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ جب کرنتھیوں نے خود کو اپنے پسندیدہ منادوں کی بناء پر تقسیم کیا۔ تو پولوس نے انہیں یہ کہتے ہوئے جھپڑا کہ ان کی تقسیم ان کی جسمانیت اور روحانی طور پر بچے ہونے کو ظاہر کرتی ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱:۳۔ ۷)۔

کیا ہماری تقسیم کی چیز کی کو ظاہر کرتی ہے؟ جو چیز ہمیں دوسروں سے علیحدہ کرے اسی چیز سے پرہیز کرنا چاہئے۔ گھریلو کلیسیاء کو خود کو کوئی نام دینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ کلام مقدس میں انفرادی کلیسیاء کی شناخت صرف گھروں سے ہوتی تھی جن میں وہ عبادت کرنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ کلیسیاء کے گروپوں کی شناخت صرف ان شہروں سے ہوتی تھی جن میں وہ پائے جاتے تھے۔ وہ سب خود کو مسیح کے بدن کا حصہ تصور کرتے تھے۔ ایک بادشاہی میں صرف ایک ہی بادشاہ ہوتا ہے۔ جو کوئی خود کو بڑا بناتا ہے تاکہ ایماندار یا کلیسیاء کی شناخت اس سے ہو وہ خدا کی بادشاہی کے اندر اپنی بادشاہی قائم کرتا ہے۔

اُس کے لئے بہتر ہے کہ وہ اُس بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو جو یہ کہتا ہے کہ ”میں تو اپنی شوکت دوسروں کو نہیں دوں گا“،
(یعنیاہ ۱۱:۲۸)۔

یہ سب کچھ ایک بار پھر کہا گیا کہ خادموں کو چاہئے کہ وہ ہر ایک کے سامنے مسح کی تابعداری کی صحیح مثال قائم کریں۔ کیونکہ لوگ ان کی مثالوں کی پیروی کریں گے۔ ان کے طرز زندگی کی مثال ان کی تعلیم کو با اثر بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ جیسا کہ پولوس نے فلپیوں کے ایمانداروں کو لکھا۔

”اے بھائیو! تم سب مل کر میری مانند بنو اور ان لوگوں کی پیچان رکھو جو اس طرح چلتے ہیں جنکا نمونہ تم ہم میں پاتے ہو،“ (فلپیوں ۳:۱۷)۔

کیا تعلیم دی جائے

What to Teach

پولوس کی طرح شاگرد ساز خادم کا ایک مقصد ہونا چاہئے۔ اور وہ مقصد یہ ہو کہ ”ہر شخص کو مسح میں کامل کر کے پیش کریں۔“ (کلپیوں ۱:۲۸)۔

وہ بھی پولوس کی مانند ”ہر ایک شخص کو صحت کرتے اور ہر ایک کو کمال دانائی سے تعلیم دیتے“ (کلپیوں ۱:۲۸)۔ یہ بات قابل غور ہے کہ پولوس نے صرف تعلیم یافتہ کو تعلیم نہیں دی۔ شاگرد ساز خادم پولوس کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے ”حکم کا مقصد یہ ہے کہ پاک دل اور نیک نیت اور بے ریا یمان سے محبت پیدا ہو،“ (تین تھیس ۱:۵)۔ وہ جن لوگوں میں خدمت کرتا ہے اُس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ اُن لوگوں میں مسح کا سچا مزارج اور پاکیزگی پیدا کرے۔ جن کی وہ خدمت کرتا ہے۔ اس لئے وہ ایمانداروں کو مسح کے احکام کی تابعداری کرنے کی تعلیم دیتا ہے، وہ سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔

”سب کے ساتھ میل ملا پر رکھئے اور اُس پاکیزگی کے طالب رہو جس کے بغیر کوئی خداوند نہ دیکھے گا،“
(عبرانیوں ۱۲:۱۳)۔

شاگرد بنانے والا خادم جانتا ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے شاگردوں کو اس بات کی تعلیم دیں کہ وہ اُس کے تمام احکام کی تابعداری کریں (متی ۱۹:۲۸)۔

وہ چاہتا ہے کہ کسی بھی شخص کو مسح کی تعلیم دینے میں لاپرواہی نہ کریں۔ چنانچہ وہ انجیل اور خطوط کی آیت با آیت با قاعدگی سے تعلیم دیتا ہے۔ کیونکہ ان میں یسوع مسح کے احکام درج ہیں۔ اس قسم کے طریقہ تعلیم سے یقین دہانی ہوتی ہے کہ اس کی ہدایت میں توازن رہے گا۔

جب ہم صرف حالات حاضرہ کے پیغامات کی تعلیم دیتے ہیں تو ہم اُن مقامی واقعات پر زیادہ زور دیتے ہیں جو لوگوں میں بہت مقبول ہوتے ہیں۔ اور ایسے واقعات کو بیان کرنے میں لاپرواہی کرتے ہیں جو کم مشور ہیں۔ آیت با آیت تعلیم دینے

سے خادم نہ صرف خدا کی محبت کے بارے تعلیم دیتا ہے بلکہ وہ اُس کے غصب اور سزا کے بارے بھی بتاتا ہے۔ وہ نہ صرف مسیحیوں کی برکات کے بارے تعلیم دیگا بلکہ وہ اس کی ذمہ داریوں کے بارے بھی بتائے گا۔ وہ اُن کی مانند نہیں ہو گا جو کم اہمیت کی باتوں پر زیادہ زور دیتے ہیں اور جن باتوں کو زیادہ اہمیت دینی چاہئے اُن کو نظر انداز کرتے ہیں۔ (یوں مسیح کے مطابق فریسمیوں میں یخربی پائی جاتی تھی) (متی ۲۳: ۲۳-۲۲)۔

تشریحی تعلیم کا غالب خوف

Overcomign Fears of Expository Teaching

بہت سارے پاسبان آیت بآیت تعلیم دینے سے ڈرتے ہیں کیونکہ کلام مقدس میں بہت ساری ایسی باتیں ہیں جن کو وہ سمجھ نہیں سکتے۔ وہ نہیں چاہتے کہ اُن کی جماعت یہ جانے کہ اُن کا پاسبان کیا کچھ نہیں جانتا ہے۔ روئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو کلام مقدس کو مکمل طور پر نہیں جانتا ہے۔ حتیٰ کہ پطرس نے کہا پلوں نے جو لکھا اُن میں سے بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے۔ (پطرس ۳: ۱۶)۔

جب ایک پاسبان آیت بآیت تعلیم دیتے ہوئے ایک ایسی آیت یا عبارت پر آتا ہے جس کا سمجھنا مشکل ہے تو اُس کو چاہئے کہ وہ اپنی جماعت کو بتائے کہ ان باتوں کو سمجھنا مشکل ہے۔ لہذا ہم اگلی آیت پر غور کرتے ہیں۔ وہ اپنی جماعت سے درخواست کر سکتا ہے کہ وہ اُس کے لئے دعا کریں کہ روح القدس اس کو سمجھنے میں اُس کی راہنمائی کرے۔ اُس کی حیثیت اس کی جماعت کے لئے ایک اچھی مثال قائم کریں گے۔

گھر یہ کلیمیاء کے پاسبان یا بزرگ یا نگہبان کو چھوٹے گروپوں میں تعلیم دینے سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس کے تعلیم دینے کے دوران سوال پوچھنے جاسکتے ہیں۔ یہ روح القدس کی موجودگی کو بھی ممکن بناتا ہے کہ وہ گروپ میں بیٹھ دوسرے لوگوں کو زیر بحث آیت کے بارے بصیرت عطا کرے۔ اس طرح ہر ایک کے سمجھنے کے لئے متاخر زیادہ بااثر ہونگے۔ یوں مسیح کے احکامات کی تعلیم کو اُس کے پہاڑی و عظیم سے شروع کرنا اچھا ہو گا۔ جس کا ذکر ہمیں متی ۵:۱۷ باب میں ملتا ہے۔ اُس میں یوں نے بہت سے احکامات دیئے۔ اُس نے اپنے یہودی پیروکاروں کو موسیٰ کی شریعت کو سمجھنے میں مدد کی۔ اس کتاب میں میں آگے پہاڑی و عظیم کی آیت بآیت تعلیم دوں گا۔

وعظی کی تیاری

Sermon Preparation

نئے عہد نامہ میں ہمیں کسی بھی بات کا ثبوت نہیں ملتا ہے کہ کسی پاسبان یا بزرگ یا نگہبان نے ہفتہوار وعظ کی بھی تیاری کی ہو۔

اور تمام اہم نکات اور مثالوں کو خاکہ کی صورت میں لکھا ہو جیسا کہ آج کے دور کے خادم حضرات کرتے ہیں۔ یقیناً ہم میں سے کوئی بھی اس بات کا تصور نہیں کر سکتا کہ یوسع مسح نے ایسا کیا۔ ابتدائی کلیسیاء میں تعلیم برائی با اثر اور اختیاری تھی۔ فن تقریر کی بجائے یہودی طرز کی بیروی جیسا کہ یہود یاں اور رومیوں کی رسم تھی۔ جب کلیسیاء کو قانونی شکل دی تو آہستہ آہستہ یہ رسم ان میں سراپا کرتے گئے۔ یوسع نے اپنے شاگردوں سے کہا! کہ عدالت میں آنے سے پہلے وہ خود کو محفوظ نہ کریں۔ اور یہ وعدہ کیا کہ روح القدس بے ساختہ ان کو کلام دیگا۔ ہمیں یہ تصور کرتا چاہئے کہ خدا کلیسیائی مجھ میں پاس بانوں کی کچھ حد تک مدد کرے گا۔ کہنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ پاس بانوں کو باشنا مقدس کے مطابع اور دعا سے خود کو تیار نہیں کرنا چاہئے۔

پلوس نے تیم تھیس کو نصیحت کی

”اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے کی کوشش کر جسکو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو درستی سے کام میں لاتا ہو“ (۲ تیم تھیس: ۱۵: ۲)۔

وہ خادم جو اس ہدایت پر عمل کرتا ہے کہ ”مسح کے کلام کو اپنے دلوں میں کرشت سے لینے دو“ (کلسوں ۱۶: ۳)۔ وہ خدا کے کلام سے معمور ہو گا اور پورے جوش سے کلام پیش کرے گا۔ چنانچہ عزیز خادموں! سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کلام مقدس میں غوط زدن ہوں۔ اگر آپ اپنے عنوان کے بارے علم اور جذبات رکھتے ہیں تو پھر خدا کی سچائی بیان کرنے کے لئے آپ کو تھوڑی سی تیاری کی ضرورت ہو گی۔ مزید یہ کہ اگر آپ آیت با آیت تعلیم دے رہے ہیں تو آپ ہر آیت کا خاکہ بنائے ہیں۔ اگر آپ گھریلو کلیسیاء کے پاس بانی ہیں تو پھر آپ کی تعلیم دینے والی فطرت بڑیا اثر ہو گی۔ چنانچہ آپ کو پھر وعظ کا خاکہ بنانے کی ضرورت کم پڑے گی۔

وہ خادم جو یہ ایمان رکھتا ہے کہ خدا تعلیم دینے میں اُس کی مدد کرے گا۔ وہ خدا کی مدد کو انعام کے طور پر پائے گا۔ چنانچہ خود اعتماد نہ بینیں۔ آپ کی تیاری اور نوٹس کچھ نہیں۔ خداوند ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ جیسے جیسے آپ ایمان اور اعتماد میں بڑھیں وعظ کی تیاری کے نوٹس کو کم کرتے جائیں تو پھر ایک دن ایسا آیا گا کہ آپ تیاری کے بغیر وعظ کریں گے۔

وہ جو دوسروں کی نظر میں بڑا شعور ہے وہ نوٹس تیار کرنے پر زیادہ اعتماد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ عوام کے سامنے غلطی کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اسے یہ جانے کی ضرورت ہے کہ یہ اس کا تکبر یا غفر ہے۔

اس کے لئے یہ اچھا ہے کہ وہ اس بات پر پریشان نہ ہو کہ لوگ اُس کے بارے کیا سوچیں گے۔ بلکہ اُس کی توجہ اس بات پر ہوئی چاہئے کہ وہ اور حاضرین خدا کی نظر میں کیسے ٹھہرائے گئے۔

پہلے سے تیار تقریر و روح کے مسح کے وسیلے سے دل سے نکلنے والی تعلیم کی نسبت سننے والوں میں جنبش پیدا نہیں کر سکتی ہے۔ غور کریں کہ اگر ہر کوئی پہلے سے تیار شدہ نوٹس استعمال کرے تو اس گفتگو میں کتنی بڑی رکاوٹ پیدا ہو گی۔

تعلیم عمل نہیں بلکہ یہ سیکھنے والی سچائی ہے۔ جب ہم ایک تقریر میں رہتے ہیں تو ہم سب جانتے ہیں۔ جب ہم تقریر کرتے ہیں تو ہم میں اس کا راجحان خود بخوبی پیدا ہوتا ہے۔

مزید چار خیالات

Four More Thoughts

(۱) کچھ خادم پا سبانوں کی طرح دوسروں کی لکھی ہوئی کتابوں سے اپنے وعظ کے لئے مواد کشا کرتے ہیں۔ وہ روح القدس سے بذات خود تعلیم حاصل کرنے کی شاندار برکت سے خود کو محروم کر رہے ہیں۔ وہ ان مصنفوں کی نقل کر کے ان کی غلطیوں کو پھیلارہے ہیں۔

(۲) بہت سارے پا سبان دوسرے خادموں کے تعلیم دینے اور منادی کرنے کے انداز کی نقل کرتے ہیں۔ انداز خالصتاری ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وعظ اس صورت میں سمجھ شدہ ہوتے ہیں۔ جب وہ بلند آواز میں ہوں چنانچہ گرجہ میں بیٹھے حاضرین وعظ کا نفس مضمون ہوتے ہیں۔ جو شروع سے آخر تک بلند آواز میں ہوتے ہیں۔

حققت یہ ہے کہ لوگ ہمیشہ غیر ہم آہنگ، فضول شور کو اس طرح سنتے ہیں جس طرح وہ ایک تقریر کو سنتے ہیں۔ ایک گوناگون یا مختلف آواز زیادہ لمحانے والی ہوتی ہے۔ مزید منادی نصیحتی ہونے کی وجہ سے فطری طور پر بلند آواز میں ہوتی ہے۔ جبکہ تعلیم ہمیشہ گنتگو کے انداز میں ہوتی ہے کونکہ یہ ہدایات ہوتی ہیں۔

(۳) میں نے ہزاروں عبادات میں وعظ سننے والوں پر تحقیق کی۔ اس چیز نے مجھے براہمیان کیا کہ بہت سارے پا سبان اور خادم لوگوں کی اکتا ہست کو محسوس کرنے اور نہ سنتے کی علامات کو فراموش کرتے ہیں۔ اگر سننے والے آپ کی طرف نہیں دیکھتے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ آپ کو نہیں سن رہے۔ وہ لوگ جو نہیں سن رہے ہوتے ان کی معمولی حد تک بھی مد نہیں کی جاتی ہے۔ اگر لوگ اکتا رہے ہیں یا نہیں سن رہے تو پھر آپ کو اپنے وعظ کو عام الفاظ میں بیان کریں۔ اپنے پورے دل سے کلام مقدس کی تعلیم دیں، ملخص بنیں، اپنی آواز میں اُتار چڑھا کریں۔ جہاں تک ممکن ہو حاضرین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں۔ اپنے چہرے کے تاثرات کو استعمال کریں۔ اپنے ہاتھوں کو استعمال کریں۔ زیادہ بُلی تقریر نہ کریں۔ اگر آپ کی جماعت چھوٹی ہے تو مناسب وقت پر لوگوں کو سوال پوچھنے کی اجازت دیں۔

(۴) وعظ میں تین نکات کے ہونے کا تصور صرف انسانی تجھیق ہے۔ مقصود صرف شاگرد بنانا ہو۔ نئے مفروضات کی پیروی نہ کریں۔ یسوع نے کہا ”میری بھیڑوں کو کھلاو“، نہ کہ ”میری بھیڑوں کو متاثر کرو“۔

کس کو تعلیم دی جائے

Whom to Teach

یوں مسیح کے نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے شاگرد بنانے والے خادم کو کچھ حد تک یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اسے کس کو

تعلیم دینی چاہئے۔ یہ بات آپ کے لئے حیران کن ہو گی لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ یسوع مسیح نے اکثر بھیڑ کو تمثیلوں میں تعلیم دی۔ اُس کے ایسا کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہر کوئی اُس کی باتوں کو سمجھے۔ کلام مقدس اس کی تقدیم کرتا ہے۔

”شاگردوں نے پاس آ کر اُس سے کہا کہ اُن سے تمثیلوں میں کیوں باتیں کرتا ہے۔ اُس نے جواب میں اُن سے کہا اس لئے کہ تم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھدی گئی ہے مگر اُن کو نہیں دی گئی۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اُسے دیا جائیگا اور اُسکے پاس زیادہ ہو جائیگا اور جس کے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی لے لیا جائیگا جو اس کے پاس ہے۔ میں اُن سے تمثیلوں میں اس لئے باتیں کرتا ہے کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے“ (متی ۱۳: ۱۰-۱۳)۔

یسوع مسیح کی تمثیلوں کو سمجھنے کا حق اُن کو حاصل ہے۔ جنہوں نے تو بکی اور اُس کے پیچھے چلے کا عہد کیا۔ وہ جو تو بہ کے موقع کو نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی میں خدا کی مرضی کا مقابلہ کرتے ہیں اس لئے خدامغروں کا مقابلہ کرتا ہے۔ مگر فرنتوں کو تو فیق بخشنا ہے۔ (ا۔ پطرس ۵: ۵)۔

بالکل اسی طرح یسوع نے اپنے پیروکاروں کو ہدایت دی ”پاک چیزوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اُن کو پاؤں تملے روندیں اور پلٹ کر تم کو پھاڑ دیں“ (متی ۷: ۶)۔

ظاہر ہے یسوع تمثیلی انداز میں باتیں کر رہا تھا۔ اُس کے کہنے کا مطلب ہے کہ اپنی چیزیں اُن کو ہرگز نہ دو جوان کی قدر قیمت کو نہیں جانتے۔ سور نہیں جانتے کہ موتی بیش قیمت ہوتے ہیں۔ عقلی طور پر روحانی سور خدا کے بیش قیمت کلام کی اہمیت کو نہیں جانتے۔ اگر وہ اس بات پر ایمان لا سکیں کہ جو وہ سن رہے ہیں وہ حقیقت میں خدا کا کلام ہے تو وہ اس پر پوری توجہ دیں گے اور اُس کی تابعداری کریں گے۔

اگر کوئی روحانی لحاظ سے سور ہے تو آپ اس کی پہچان کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ اُس کے سامنے ایک موتی پھینکیں۔ اور پھر دیکھیں کہ وہ اُس کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ اگر وہ اُس کی بے حرمتی کرتا ہے۔ تو پھر آپ فوراً جان جائیں گے کہ وہ روحانی لحاظ سے سور ہے۔ اگر وہ اُس کی تابعداری کرتا ہے۔ تو پھر آپ جانے گے کہ وہ روحانی لحاظ سے سور نہیں ہے۔ بدقسمتی سے بہت سے پاسبان وہ کام نہیں کر رہے جن کا یسوع نے انہیں حکم دیا ہے۔ وہ مسلسل اپنے موتی سوروں کے آگے پھینک رہے ہیں۔ اُن لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں جنہوں نے خدا کے کلام کا مقابلہ کیا یا جو اسے رد کر رہے ہیں۔ وہ خادم جو خدا کے دیئے ہوئے وقت کو ضائع کر رہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ یسوع مسیح کے حکم کے مطابق اپنے قدموں کی خاک جھاڑیں اور آگے چلیں۔

بھیڑیں، بکریاں اور سور

The Sheep, Goats and Pigs

حقیقت یہ ہے کہ آپ ایک ایسے شخص کو شاگرد بنانے کے لئے ہیں جو شاگرد نہیں بننا چاہتا ہے۔ وہ جو یسوع کی تابعداری نہیں کرنا چاہتا

ہے۔ بہت ساری کلیسیائیں اس فلم کے لوگوں سے بھری پڑی ہیں۔ وہ لوگ جو صرف نامی مسیحی ہیں۔ ان میں سے بہت سارے ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ دوبارہ پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مسیحیت یا یسوع کے بارے چند الہی حقائق کو دل سے قبول کیا ہے۔ وہ بھیڑیں نہیں بلکہ سو اور بکریاں ہیں۔ تاہم بہت سے پاسان اپنا ۹۰% وقت ان سو روں اور بکریوں کو خوش کرنے کی کوشش میں ضائع کر رہے ہیں۔

جبکہ وہ ایسے لوگوں سے لاپرواٹی کر رہے ہیں۔ جن کی وہ روحانی طور پر مدد کر سکتے ہیں۔ ان کو ایسے لوگوں کی خدمت کرنی چاہیے کیونکہ وہ سچی بھیڑیں ہیں۔ خادموں! یسوع چاہتا ہے کہ آپ اُس کی بھیڑیں چاہیں نہ کہ بکریوں اور سو روں کو (یوحنا ۲:۱۷)۔

لیکن آپ کیسے جان سکتے ہیں کہ وہ کوئی بھیڑیں ہیں؟ وہ جو گرجہ سب سے پہلے آتے ہیں اور سب سے بعد میں جاتے ہیں۔ وہ سچائی کے بھوکے ہیں۔ کیونکہ یسوع مجھ ان کا خداوند ہے اور وہ اُسے خوش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نہ صرف اتوار کو گرجہ آتے ہیں بلکہ سچی بھی وہاں کوئی جماعت جمع ہوتی ہے تو وہ آتے ہیں۔

وہ اکثر سوال کرتے ہیں وہ خداوند کے بارے بڑے پر جوش ہوتے ہیں۔ وہ خدمت کرنے کے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ پاسان کو چاہیے کہ آپ اپنا زیادہ تر وقت اور توجہ ان لوگوں پر دیں۔ کیونکہ وہ شاگرد ہیں۔ وہ بکریاں اور سو رو آپ کے گرجہ میں آتے ہیں انہیں اُس وقت تک انجلیل کی تعلیم دیں جب تک وہ سن سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر آپ انہیں سچی خوبخبری کی منادی کرتے ہیں تو وہ اُس کو زیادہ دیریتک نہیں سنے گے۔ وہ یا تو گرجہ سے اٹھ کر باہر چلے جاتے ہیں یا پھر اگر ان کے پاس اختیار ہو تو وہ آپ کو آپ کے عہدے سے ہٹانے کی کوشش کرے گے۔ اگر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں تو پھر جاتے وقت اپنے قدموں کی خاک وہاں جھاڑ کر جائیں۔

(گھر بیوکلیسیاء میں اس طرح کے ناخواگوار واقعات نہیں ہو سکتے۔ خاص طور پر اُس وقت جب آپ اپنے گھر میں عبادت کر رہے ہوں)۔

مبشوں کو چاہیے کہ وہ عقل مند نہیں۔ وہ ایسے لوگوں میں انجلیل کی خوبخبری کی منادی نہ کریں۔ جنہوں نے بارہاں کو رد کیا۔ ”مردوں کو اپنے مردے فتن کرنے دے۔“ (لوقا ۹:۶۰)

آپ مجھ کے اپنی ہیں۔ آپ کے پاس بادشاہوں کے بادشاہ کا نہایت اہم پیغام ہے۔ آپ کو خدا کی بادشاہی میں بلند ترہ حاصل ہے۔ آپ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ کسی ایک شخص کو ایک سے زیادہ بار انجلیل کی تعلیم دینے میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ اگر آپ شاگرد ہیانے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ پہلے اس بات پر وہیاں دیں کہ آپ کو کے تعلیم دیئی چاہیے۔ آپ اپنا قیمتی وقت ان لوگوں پر ضائع نہ کریں جو مجھ کی تابعداری نہیں کرنا چاہتے۔

پولوس نے یہ تھیس کو لکھا:

”اور جو باتیں تو نے بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سُنی میں انکو وایے دیانت دار آدمیوں کے سپرد کروں گا جو اوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہو،“ (تھیس ۲:۲)۔

منزل تک رسائی

Reaching the Goal

ایک لمحے کے لئے تصور کریں۔ وہ چیز جو یسوع مسیح کی خدمت کے دوران نہ ہو سکی۔ وہ جدید کلیسیاؤں میں ہر وقت ہوتی ہے۔ فرض کریں کہ یسوع جی اٹھنے کے بعد زمین پر رہے انہوں نے جدید مرکزی کلیسیاؤں کی مانند بعد میں ایک کلیسیاء بنائی اور پھر تیس سال تک اُس کی خبر گیری کی۔ تصور کریں کہ وہ ہر اتوار ایک ہی جماعت سے وعظ کرتا رہا۔ تصور کریں کہ پھر یعقوب اور یوحنا یسوع مسیح کے ایک وعظ میں آگے بیٹھے ہوئے ہیں جہاں وہ پچھلے میں سالوں سے بیٹھ رہے ہیں۔ تصور کریں کہ پھر یوحنہ کی طرف جمک کر اُس کے کام میں کہتا کہ ہم اس وعظ کو دفعہ سن چکے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یسوع مسیح نے خود کو یا اپنے شاگردوں کو اس قسم کے سانچے میں نہیں ڈھالے گا۔

یسوع شاگرد بنانے کے لیے آیا اُس نے مخصوص وقت میں مخصوص کام کو تجھیل کیا۔ تین سال کے عرصے میں اس نے پھر، یوحنہ، یعقوب اور پچھلے دوسروں کو شاگرد بنایا۔ اُس نے انہیں شاگرد بنانے کے لیے ہر اتوار گرج کی گمارت میں منادی نہ کی، اُس نے یہ کام اُن کے سامنے زندگی گزارتے ہوئے کیا اُس نے اُن کے سوالوں کے جواب دیئے اور انہیں خدمت کرنے کے موقع فراہم کئے۔ اُس نے اپنا مقصد پورا کیا اور چلا گیا۔ پس ہم وہ کام کیوں کریں جو یسوع نے نہیں کیا؟ ہم کیوں اس کام کو پورا کرنے کی کوشش کریں جس کو خدا عزیزوں میں پورا کرنا چاہتا ہے؟ جب ہم اپنا کام مکمل کر چکے ہوں گے تو ہمارے شاگرد چند سالوں کے بعد آگے اپنے شاگرد کیوں نہ بنائیں گے؟ میرا خیال ہے کہ اگر ہم اپنے کام کو درستگی سے کر رہے ہیں تو پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہمارے شاگرد اتنے کامل ہونگے کہ انہیں پھر ہماری خدمت کی ضرورت نہ ہوگی۔ وہ شاگرد بننے کے لئے خود کو کھلا چھوڑیں گے۔

چنانچہ ہم امید کرتے ہیں کہ ہم نے اس مقصد کو پورا کر لایا ہے جو خدا نے ہمیں دیا تھا۔ کیونکہ یسوع مسیح نے ہمیں بتایا کہ اس کو کیسے پورا کرنا ہے۔ ایک ترقی پذیر گھر یا کلیسیاء میں لوگوں کو مسلسل شاگرد بنانے اور اہم تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک صحت مند گھر یا کلیسیاء پھر یہاں تک محدود نہیں رہے گی کہ ایک ہی خادم ایک ہی جماعت کو عشروں تک تعلیم دے۔

صحیح اغراض

صحیح اغراض شاگرد بنانے کی تعلیم دینے میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ کیونکہ جو ناپاک نیت سے کام کرنے والا غلط کام کریگا۔ آج کلیسیاء میں جھوٹی اور غیر مساوی تعلیم کی بنیادی وجہ یہ ہی ہے۔ جب خادم کے مقاصد یہ ہوتے ہیں کہ وہ شہرت، دولت حاصل کرے یا دوسروں کی نظر میں کامیاب تھہرے تو وہ خدا کی نظر میں غلط منزل کی طرف چل رہا ہے۔

افسرناک بات یہ ہے کہ وہ عزت، شہرت اور دولت حاصل کرنے میں تو کامیابی حاصل کریگا لیکن وہ دن آیا گا جب اس کے

غلط مقاصد کو سچ کی عدالت میں بیان کیا جائے گا۔ اور اس کے کاموں کا کوئی انعام نہیں ملے گا۔ اگر اسے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کی اجازت ہوئی تو پھر ہر ایک اس کے بارے حقیقت سے آشنا ہو گا۔ اس کی انعام سے محرومی اور بادشاہی میں کم تر رتبہ اس کو ظاہر کریں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آسمان پر مختلف عہدے ہیں۔

یسوع نے خبردار کیا

”پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑ لے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلا رہا ہے لیکن جو ان عمل کریگا اور انکی تعلیم دیگا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلا رہا ہے،“ (متی: ۱۹:۵)۔ وہ خادم جو سچ کی تابعداری کرتے ہیں اور اس کے احکام کی تعلیم دیتے ہیں زمین پر تکلیفیں اٹھائیں گے۔ یسوع سچ نے کہا کہ اس کی تابعداری کرنے والے تکالیف اٹھائیں گے۔ (متی: ۱۰:۱۲، یوحنا: ۳:۳) وہ دنیا کی عزت، شہرت اور دولت سے محروم رہیں گے۔ لیکن وہ مستقبل میں خدا سے انعام پائیں گے اور شادمان ہونگے۔

اس سلسلہ میں پلوس نے لکھا

”اپلوس کیا چیز ہے؟ اور پلوس کیا ہے؟ خادم جن کے وسیلے سے تم ایمان لائے اور ہر ایک کی وہ حیثیت ہے جو خداوند نے اُسے بخشی۔ میں نے درخت لگایا اور اپلوس نے پانی دیا مگر بڑھایا خدا نے۔ پس نہ لگانے والا کچھ چیز ہے نہ پانی دینے والا مگر خدا جو بڑھانے والا ہے۔ لگانے والا اور پانی دینے والا دونوں ایک ہیں لیکن ہر ایک اپنا اپنی محنت کے موافق پائیں گا۔ کیونکہ ہم خدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ تم خدا کی ہیئت اور خدا کی عمارت ہو۔ میں نے اُس توہین کے موافق جو خدا نے مجھے بخشی دانا معمار کی طرح نیوکی اور دوسرا اس پر عمارت اٹھاتا ہے۔ پس ہر ایک خبردار ہے کہ وہ کیسی عمارت اٹھاتا ہے۔ کیونکہ سو اس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اور وہ یسوع سچ ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر کوئی اُس نیو پر سوتا یا چاندی یا بیش قیمت پھروں یا لکڑی یا گھاس یا بھوس کا رتار کھے۔ تو اُس کا کام ظاہر ہو جائیگا کیونکہ جو دون آگ کے ساتھ ظاہر ہو گا وہ اُس کام کو بتا دیگا اور وہ آگ خود ہر ایک کا کام آزمائے گی کہیسا ہے۔ جس کا کام اُس پر بننا ہو باقی رہیا وہ اجر پائیگا۔ اور جس کا کام جل جائیگا وہ تقصان اٹھائیگا لیکن خود نجیج جائیگا مگر جلتے جلتے،“ (۱۔ کرنھیوں ۳:۱۵۔ ۳:۵)۔

پلوس خود کو دانا معمار کی مانند سمجھتا ہے جس نے نیو کھی۔ اپلوس ایک استاد تھا جو کرنھیس میں اُس وقت تھا جب پلوس وہاں کلیسا ایقاوم کرچکا تھا۔ پلوس نے اُسے نیو پر عمارت اٹھانے والا کہا۔

غور کریں کہ پلوس اور اپلوس اپنے اپنے کام کی مقدار پر نہیں بلکہ اُس کے معیار پر اجر پائیں گے۔ (۱۔ کرنھیوں ۳:۱۳۔ ۳:۱۴) اعداد و شمار کی زبان میں پلوس اور اپلوس خدا کی عمارت کو چھ قسم کی چیزوں سے تیار کر سکتے تھے۔ ان میں سے تین چیزیں تو عام ہیں۔ یہ زیادہ قیمتی نہیں ہوتیں۔ ان میں سے دوسری قیمتیں عام نہیں ہیں۔ وہ بہت قیمتی ہیں۔ ایک دن ان چیزوں سے بنی ہوئی عمارت کو خدا کی آگ آزمائے گی۔ گھاس تو آگ میں جل کے بھوس ہو جائے گی۔ اور اس سے ان کی ناپائیداری ظاہر ہو

گی۔ سونا چاندی اور قیمتی پتھر ایسے کام کی نمائیدگی کرتے ہیں جو خدا کی نظر میں قیمتی اور داری ہے۔ اور وہ آزمائش کی آگ میں قائم رہے گا۔

ہم یقین کر سکتے ہیں وہ تعلیم جو کلام مقدس کے مطابق نہیں ہے۔ وہ مسٹر کی عدالت کی آگ میں جل کر خاک ہو جائیے گی۔ پس وہ کام جو جسم کی قوت اور حکمت سے کئے جائیں گے اور غلط مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کئے جائیں گے وہ سب جل کر خاک ہو جائیں گے۔ یوسع مجھ نے خبردار کیا کہ وہ کام جو تم دکھاوے کے لیے کرتے ہو ان کا تمہیں کچھ اجر نہیں ملے گا۔ (متی ۱۸:۲-۱۸:۶)۔

اس قسم کے بیکار کام انسانی آنکھ کے لیے گواہی نہیں ہو سکتے ہیں۔ لیکن مستقبل میں یہ سب پر عیاں ہو جائیں گے۔ جیسا کہ پلوں نے خبردار کیا۔ ذاتی طور پر اگر میرا کام گھاس بھوس یا لکڑی کے درجہ میں ہے۔ تو مجھے اس کو بعد میں دریافت کرنے کی بجائے اب کرنا چاہیے۔ اب توبہ کا وقت ہے۔ تب اس وقت بہت دریہ ہو چکی ہو گی۔

اپنی اغراض کو جانچیں

Checking Our Motives

اپنے اغراض و مقاصد کے بارے خود کو دھوکا دینا بڑا آسان ہے۔ یقینی طور پر میں بھی خود کو دھوکا دے سکتا ہوں۔ ہم اپنے اغراض و مقاصد کی پاکیزگی کو کیسے جان سکتے ہیں؟

ہم کا بہترین حل یہ ہے کہ ہم خدا سے کہیں کہ وہ ہم پر اُس کو ظاہر کرے۔ اور پھر اپنی سوچوں اور اعمال کی اصلاح کریں۔ یوسع مجھ نہیں نیک کام کرنے کو کہتے ہیں جیسا کہ دعا کرنا اور غریبوں کی مدد کرنا۔ یہ خود کو جانچنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ ہم نیک کام لوگوں کو دکھانے کے لیے کرتے ہیں یا خدا کی نظر میں مقبول ٹھہر نے کے لیے کرتے ہیں۔ اگر ہم لوگوں کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ہم خدا کے بڑے فرمانبردار ہیں تو یہ ایک غلط نظریات ہے۔ یا ہم اپنی عزت کے ذریعے مشہور ترین گناہوں کو کرنے سے کنارہ لکھی اختیار کرتے ہیں۔ اور ان گناہوں میں ملوث ہیں جن کے بارے لوگ کم جانتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہماری اغراض بالکل غلط ہیں۔

اگر ہم پوری سچائی کے ساتھ خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں جو ہمارے خیالوں، اعمال اور باقتوں کو جانتا ہے۔ تو پھر ہمیں ہر وقت اُس کی تابعداری میں رہنے کی کوشش کرنی ہو گی۔ اسی طرح اگر ہماری اغراض صحیح ہیں تو ہمیں کلیسیاء بڑھانے کے طریقے کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ جن سے کلیسیاء میں ماہرین کی تعداد میں اضافہ ہوتا۔ یہ طریقے مجھ کے احکام کی تابعداری کرنے والے شاگرد بنانے میں کوئی اہم کردار ادا نہیں کرتے ہیں۔

ہمیں مقامی و اوقات، دینیاوی اور غیر روحانی لوگوں پر زور دینے کی بجائے خدا کے کلام کی تعلیم دینی چاہیے۔ ہمیں اپنے لئے کوئی اعلیٰ رتبہ اور خطاب کی تلاش نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں دولت کا لائچ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں زمین پر خزانہ جمع نہیں کرنا

چاہیے۔ بلکہ سادہ زندگی گزارنی چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو مانگنے والوں کو دیں۔ اپنے گھر کے سامنے خدمت کی ایک اچھی مثال قائم کریں۔ ہمیں اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ خدا ہمارے وعظ کے بارے کیا سوچ گانہ کے اس بات پر کہ لوگ کیا سوچیں گے۔ آپ کے اغراض و مقاصد کیسے ہیں؟

شاگرد بنانے کی نفی کرنے والا عقیدہ

A Doctrine that Defeats Disciple-Making

شاگرد بنانے والے خادم کو اس قسم کی تعلیم دینے سے احتساب کرنا چاہیے۔ جو شاگرد بنانے کے کام کے خلاف ہو۔ اسے چاہیے کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کرے۔ جس کے باعث لوگ خداوندی یوں سمجھ کی نافرمانی کرنے میںطمینان محسوس کریں۔ وہ خدا کے فضل کو اس طرح بیان نہ کرے کہ لوگ مزا کے خوف کے بغیر دلیری سے گناہ کریں۔ بلکہ وہ خدا کے فضل کو اس طرح بیان کرے کہ یہ گناہوں سے توبہ کرنے اور غالباً نہ زندگی گزارنے کا ایک ذریعہ ہے۔

کلام مقدس میں لکھا ہے ”بیو غالب آئیں وہی خدا کی بادشاہی کے وارث ہو گے“ (ماکافہ ۲:۲۱، ۵:۳، ۷:۲)۔

بدقشی سے کچھ خادم ایسے عقیدوں پر ایمان رکھتے ہیں جو کلام مقدس کے مطابق نہیں ہیں۔ ایسے عقیدے شاگرد بنانے کے مقصد کے لئے شدید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ امریکہ میں ایسے مشہور عقیدوں میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”ابدی تحفظ غیر مشروطی ہے“ یا ”ایک دفعہ کی نجات ابدی نجات ہے۔“ اس عقیدے کے مطابق ایک دفعہ نجات حاصل کرنے والا ہمیشہ نجات یافتہ رہتا ہے۔ اور یہ چیز کوئی معنی نہیں رکھتی کہ وہ کس طرح زندگی گزارتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ نجات فضل کی بدولت ہے۔ اُن میں ایک دوسرے اظہریہ یہ پایا جاتا ہے کہ لوگ اپنے اعمال سے نجات پائیں گے۔

فتری بات یہ ہے کہ اس قسم کے نظریے پاکیزگی کو، بہت محدود کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لئے یوں سمجھ کی تابعداری کرنے کو ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ تو اس طرح سمجھ کی تابعداری کو اختیاری تصور کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب تابعداری کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے۔ جیسا کہ میں نے اس کتاب میں پہلے بھی بیان کیا ہے۔ خدا کا فضل لوگوں کو اُس کی تابعداری کی ذمہ داری سے آزادی کرتا ہے۔

کلام مقدس میں لکھا ہے کہ نجات ایمان کے وسیلہ فضل ہی سے ملتی ہے (اسپیوں ۸:۲)۔

نجات پانے کے لئے ایمان اور فضل دونوں ضروری ہیں۔ ایمان خدا کے فضل کا مناسب جواب ہے۔

سچے ایمان کے نتیجے سے توبہ اور تابعداری کی روح پیدا ہوتی ہیں۔ ایمان اعمال کے بغیر مردہ ہے۔ (یعقوب ۲:۲۶۔ ۱۳:۲)۔ اسی لئے کلام مقدس بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ نجات کی سیکھی کی انحصار مستقل ایمان اور تابعداری پر ہے۔ کتاب مقدس میں بہت سارے حوالہ جات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر پولوس نے ٹھیکیوں کے ایمانداروں کو اپنے خط میں لکھا ”اوُس نے اب اُنکے جسمانی بدن میں موت کے

ویلے سے تمہارا بھی میل کر لیا۔ جو پہلے خارج اور رہے کاموں کے سب سے دل سے دشمن تھتھا کر وہ تم کو مقدس بے عیب اور بے الزام بنا کر اپنے سامنے حاضر کرے۔ بشرطیکہ ایمان کی بنیاد پر قائم اور پختہ رہوا اس خوشخبری کی امید کو جسے تم نے سُنانہ چھوڑ جسکی منادی آسمان کے نیچے کی تمام مخلوقات میں کی گئی اور میں پلوس اُسی کا خادم بنا۔” (کلسوں ۲۱-۲۳)۔ یا واضح نہیں ہو سکتا کہ صرف ایک عالم دین ہی پلوس کے کہنے کے مطلب کو صحیح میں غلطی کر سکتا ہے۔ اگر ہم مستقل ایمان پر قائم رہیں تو یوسعہ میں بے الزام ٹھہرائے گا۔ (رومیوں ۱۵:۱۵-۲۳، ۱۳:۱۱)۔ عبرانیوں میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ نجات کا انحراف مستقل ایمان پر ہے۔ سب میں ایک شرط بیان کی گئی یعنی ”اگر وہ“۔

پاکیزگی کی ضرورت

The Necessity of Holiness

کیا ایماندار گناہ کے ذریعے ابدی زندگی حاصل کر سکتا ہے؟ اس کا جواب ہمیں کتاب مقدس میں سے بہت سارے حوالہ جات میں ملتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ان سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ گنہگار خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔
اگر ایماندار پلوس کی بیان کردہ گناہوں کی فہرست سے اچھاتا ہے تو وہ ابدی نجات کاوارث ہو سکتا ہے۔
”کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے؟ فریب نہ کھاؤ۔ نہ مکار خدا کی بادشاہی کے وارث ہونگے
نہ بت پرست، نہ زنا کار، نہ عیاش، نہ لوفڑے باز، نہ چور، نہ لاپچی۔ نہ شرابی، نہ گالیاں لکنے والے نہ ظالم،
(۱۔ کرنٹھیوں ۶:۹-۱۰)۔

”اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرامکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُت پرستی، جادوگری، عداوتیں، جھگڑا، حسد، تفرقے، جدا یاں، بعدیں، بعض، نشہ بازی، ناق رنگ اور انکی مانند۔ انکی بابت تمہیں پہلے سے کہہ دیتا ہوں جیسا کہ پیشتر جتنا کچا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہو گے،“ (کلھیوں ۵:۱۹-۲۱)۔

”کیونکہ تم یہ خوب جانتے ہو کہ کسی حرامکار یا ناپاک یا لالچی کی جو بُت پرست کے برابر ہے مُسخ اور خدا کی بادشاہی میں کچھ میراث نہیں۔ کوئی تم کو بے فائدہ با توں سے دھوکا نہ دے کیونکہ ان ہی گناہوں کے سب سے نافرمانی کے فرزندوں پر خدا کا غصب نازل ہوتا ہے،“ (افسیوں ۵:۵-۶)۔

غور کریں کہ ان حوالہ جات میں پلوس نے ایمانداروں کو آگاہ کیا۔ اُس نے دو فتح خبردار کیا کہ فریب نہ کھاؤ۔ کیونکہ کچھ ایماندار یہ خیال کر سکتے تھے کہ انسان ان گناہوں کو کرنے کے باوجود بھی خدا کی بادشاہی کے وارث ہو سکتے ہیں۔
یوسع نے اپنے قریبی شاگروں پترس، یعقوب، یوحنا اور اندریا س کو خبردار کیا کہ اگر وہ خود کو اُس کی دوسری آمد کے لئے تیار

نہیں کرتے تو وہ جہنم میں جائیں گے۔ غور کریں کہ یہ الفاظ اُس نے بے ایمانوں کی بھیڑ سے نہیں بلکہ ان سے کہے
(مرق ۱۳: ۲۳)۔

”پس جا گئے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آیا گا۔ لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کے کوئی سے پہر آ جائیگا تو جا گتار ہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگنے دیتا۔ اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھری تمکو گمان بھی نہ ہوگا ابتن آدم آ جائیگا۔ پس وہ دیانتدار اور عقائد فوکر کو نہیں ہے جسے مالک نے اپنے توکر چاکروں پر مقرر کیا تاکہ وقت پر انکو کھانا دے؟ مبارک ہے وہ توکر جسے اُس کا مالک آ کر ایسا ہی کرتے پائے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اُسے اپنے سارے مال کا مختار کر دیتا۔ لیکن اگر وہ خراب توکر اپنے دل میں یہ کہہ کر کر میرے مالک کے آنے میں دیر ہے۔ اپنے ہم خدمتوں کو مارنا شروع کرے اور شرایبوں کے ساتھ کھائے پئے۔ تو اُس توکر کا مالک ایسے دن کہ وہ اُسکی راہند دیکھتا ہو اور ایسی گھری کہ وہ نہ جانتا ہو آ موجودہ ہوگا اور خوب کوٹے لگا کر اُس کو ریا کاروں میں شامل کریگا۔ وہاں رونا اور دانت پینا ہوگا،“ (متی ۲۲: ۵۱-۵۲)۔

اس کہانی کا اخلاقی سبق کیا ہے؟ اس کہانی کا اخلاقی سبق یہ ہے کہ پطرس، یوحنا، یعقوب اور اندریاس تمثیل میں بیان کیے گئے کہ بے ایمان توکر کی مانند نہیں۔ اس بات کو جاری رکھتے ہوئے۔ یسوع مسیح نے اپنے قربی شاگردوں کو پھر دس کنواریوں کی تمثیل بتائی۔

وہ کنواریاں بنیادی طور پر دلہا کی آمد کے لئے تیار تھیں۔ لیکن ان میں سے پانچ نے خیال کیا کہ ابھی دلہا کے آنے میں دیر ہے اس لئے انہوں نے خود کو تیار نہ کیا اور دلہا اچانک آگیا۔ چونکہ وہ تیار نہ تھیں اس لئے وہ شادی کی دعوت میں شریک نہ ہو سکیں۔ اس تمثیل میں یسوع کے آخری الفاظ یہ تھے۔

”پس جا گئے رہو (یوحنا، پطرس، یعقوب اور اندریاس) کیونکہ تم (پطرس، یوحنا، یعقوب اور اندریاس) نہ اُس دن کو جانتے ہوئے اُس گھری کو،“ (متی ۱۳: ۲۵)۔

اس لئے یوحنا، پطرس، یعقوب اور اندریاس ان پانچ بے وقوف کنواریوں کی مانند نہ بخو۔ یسوع جانتا تھا کہ پطرس، یوحنا، یعقوب اور اندریاس مگر اہ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اس نے انہیں خبر دار کیا۔ تب یسوع نے فوراً ان کو توڑوں کی ایک تمثیل دی۔ اس تمثیل سے بھی یہ سبق ملتا ہے ”کہ اُس نکلے توکر کی مانند نہ بخو جس کے پاس اپنے مالک کو دکھانے کے لئے کچھ نہ ہو۔ جب وہ واپس آئے۔ تمثیل کے آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ مالک نے حکم دیا کہ ”اُس نکلے توکر کو باہر اندازیہرے میں ڈال دو وہاں رونا اور دانت پینا ہوگا،“ (متی ۳۰: ۲۵)۔

کیا یسوع اپنے پیغام کو واضح طور پر بیان نہیں کر سکتا تھا؟ صرف ایک عالم دین ہی اُس کے مطلب کو الجھا سکتا ہے یا اُس کے مطلب کو بھئے میں غلطی کر سکتا ہے۔ یہ ممکن تھا کہ پطرس، یعقوب، یوحنا اور اندریاس یسوع کی آمد ثانی پر نافرمانی کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں۔ اگر ممکن تھا کہ پطرس، یعقوب، یوحنا اور اندریاس جہنم میں جائیں گے تو پھر یہ ہمارے لئے بھی ممکن ہے۔ یسوع نے کہا کہ آسمان کی بادشاہی میں وہی داخل ہوگا جو میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ (متی ۷: ۲۱)

وہ جو غیر مشروط ابدی تحفظ کے جھوٹے عقیدہ کی تعلیم دیتے ہیں وہ مخالف مسکن ہیں۔ وہ یسوع اور رسولوں کی تعلیم کے خلاف عمل کر کے شیطان کی مدد کرتے ہیں۔ وہ یسوع کے اس حکم کو نظر انداز کرتے ہیں کہ ایسے شاگرد ہنا تو جو میرے احکام کی تابعداری کریں۔ آسمان پر جانے والا راستہ سکڑا ہے جبکہ جہنم کو جانے والا راستہ کھلا ہے۔

شاگرد بنانے کی نفی کرنے والا دوسرا عقیدہ

Another Modern Doctrine that Defeats Disciple-Making

یہ عقیدہ غیر مشروط ابدی تحفظ کی تعلیم دیتا ہے۔ اس سے لوگوں میں یہ سوچ پیدا ہوتی ہے کہ نجات کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں ہے۔ خدا کی محبت کو اکثر اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے جو شاگرد بنانے کے عمل کو غیر جانبدار بناتی ہے۔ آپ نے اکثر خادموں کو اس بات کی تعلیم دیتے سن ہو گا کہ خدا آپ سے بے لوث محبت کرتا ہے۔ لوگ اسکی ترجیhanی اس طرح کرتے ہیں۔ ہم خدا کی تابعداری کریں یا نہ کریں وہ ہمیں اپنی محبت کے باعث قبول کرتا ہے۔ اس طرح کا خیال کرنا یا سوچ رکھنا سارے غلط ہے۔

آن میں سے بہت سے خادم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جہنم میں جائیں گے جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے۔ ان کا ایمان یقینی طور پر کامل نہیں ہے۔ آئیں اس بارے سوچیں۔ یہ بات عیاں ہے کہ خدا ایسے لوگوں کو قبول نہیں کرتا جنہیں وہ جہنم کی آگ میں ڈالتا ہے۔

پس یہ کہنا کس طرح بجا ہے کہ وہ آن سے محبت کرتا ہے؟ کیا جہنم میں ڈالے جانے والوں سے خدا محبت کرتا ہے؟ کیا آپ اس بات کا القصور کر سکتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو یہ بتائیں گے کہ خدا آن سے محبت کرتا ہے؟ بالکل نہیں۔ کیا خدا کہہ گا کہ وہ آن سے محبت کرتا ہے؟ یقیناً نہیں! انہوں نے اُس کی نافرمانی کی ہے اس لئے انہیں جہنم کی سزا ملی۔

وہ ایسے لوگوں کو قبول نہیں کرتا یا آن سے محبت نہیں کرتا۔ یہ حقیقت ہے کہ زندگی گنگاروں پر خدا کا فضل عارضی ہے ابدی نہیں۔ وہ گنگاروں کو اپنی عدالت میں حاضر ہونے سے پہلے توہ کا ایک موقع دیتا ہے۔ یسوع نے صلیب پر مصلوب ہو کر آن کے لئے معافی کارستہ تیار کیا۔ اس راستہ کی حد تک یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا آن سے محبت کرتا ہے۔ لیکن وہ انہیں قبول نہیں کرتا۔ وہ آن سے ایسی محبت نہیں رکھتا جیسی کہ ایک باپ اپنے بیٹے کے لئے رکھتا ہے۔ جبکہ کتاب مقدس میں لکھا ہے ”جیسے باپ اپنے بیٹوں پر ترس کھاتا ہے ویسے ہی خداوندان پر جاؤں سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے“ (بیرونی ۱۰: ۱۳)۔

پس یہ کہا جاسکتا ہے کہ خدا آن پر ایسا ترس نہیں کھاتا جاؤں سے ڈرتے نہیں ہیں۔ خدا گنگاروں سے اس لئے محبت کرتا ہے تاکہ وہ توہ کریں۔ اور عدالت کے دن ابدی موت کی بجائے ہمیشہ کی زندگی پائیں۔

اعمال کی کتاب میں ہمیں اس طرح کی ایک بھی مثال نہیں ملتی کہ کسی انجیلی خادم نے غیر نجات یافتہ لوگوں سے یہ کہا ہو کہ خدا آپ سے محبت کرتا ہے۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے آن کو خدا کے غصب سے خبردار کیا اور توہ کرنے کے لئے کہا۔ کیا انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ خدا آن سے محبت کرتا ہے اس لئے وہ اس بات پر فکر مند نہ ہوں کہ وہ جہنم میں جائیں گے۔ اور

انہیں نجات حاصل کرنے کے لئے تو بکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

خدا گنہگاروں سے نفرت کرتا ہے

God's Hated of Sinners

آج اس بات کی منادی کی جا رہی ہے کہ خدا گنہگاروں سے محبت کرتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس کلام مقدس ہمیں بتاتا ہے خدا گنہگاروں سے نفرت کرتا ہے۔

”گھمنڈی تیرے حضور کھڑے نہ ہو گے۔ تجھے سب بدکرداروں سے نفرت ہے۔ تو انکو جو جھوٹ بولتے ہیں ہلاک کر گیا۔ خداوند کو خونخوار اور دعا باز آدمی سے کراہیت ہے“ (زبور: ۵: ۲-۵)۔

”خداوند صادق کو پرکھتا ہے۔ پرشیر اور ظلم دوست سے اُس کی روح کو نفرت ہے“ (زبور: ۱۱: ۵)۔

”میں نے اپنے لوگوں کو ترک کیا۔ میں نے اپنی میراث کو رد کر دیا۔ میں نے اپنے دل کی محبوبہ کو اُسکے دشمنوں کے حوالہ کیا۔ میری میراث میرے لئے جنگلی شیر بن گئی۔ اُس نے میرے خلاف اپنی آواز بلند کی اس لئے مجھے اُس سے نفرت ہے“ (رمیا: ۷: ۸-۱۲)۔

”اُن کی ساری شرارت حلچال میں ہے۔ ہاں وہاں میں نے اُن سے نفرت کی۔ اُنکی بد اعمالی کے سبب سے میں انکو اپنے گھر سے نکال دوں گا اور پھر اُن سے محبت نہ کھوں گا۔ اُنکے سب اُمراباغی ہیں“ (ہوسیع: ۹: ۱۵)۔

غور کریں ان حوالہ جات میں یہ نہیں کہا گیا ہے۔ خدا نہ صرف لوگوں کے بد اعمال سے نفرت کرتا ہے بلکہ وہ اُن سے بھی نفرت کرتا ہے۔ یہ بات اُس عام فقرہ کی نظری کرتی ہے کہ خدا گنہگاروں سے محبت کرتا ہے۔ لیکن گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ پس ہم کسی شخص کو اس کے اعمال سے ہرگز علیحدہ نہیں کر سکتے ہیں۔

پس خدا نہ صرف گناہ سے نفرت کرتا ہے بلکہ گناہ کرنے والوں سے بھی۔ اگر خدا اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے جنہوں نے وہ کام کیے جن سے اُسے سخت نفرت ہے تو پھر وہ خود کامل نہیں ہے۔ انسانیت کی عدالت میں لوگوں کو اپنے جرم کی سزا بھلتنا پڑتی ہے۔ ہم گناہ سے نفرت نہیں کرتے لیکن جرم کرنے والوں کو قبول کرتے ہیں۔

وہ لوگ جن سے خدا کو کراہیت ہے

People Whom God Abhors

غور کریں کلام مقدس اس بات پر زور دیتا ہے۔ خدا کوچھ خاص قسم کے لوگوں سے نفرت کرتا ہے۔ یہ اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ خدا اکو کوچھ خاص قسم کے گنہگاروں سے کراہیت ہے۔ یا اُن سے جو حرام کاری کرتے ہیں۔ غور کریں کہ مندرجہ ذیل آیت میں یہ کہا گیا ہے کے بد اعمال ہی خدا کی نظر میں مکروہ نہیں بلکہ وہ خوبی خدا کی نظر میں مکروہ ہیں۔ وہ نہیں کہتے کہ خدا اکو اُن

کے گناہوں سے کراہیت ہے۔ بلکہ یہ کہ خدا کو ان سے بھی کراہیت ہے۔

”عورت مرد کا لباس نہ پہنے اور نہ مرد عورت کی پوشش کپٹے کیونکہ جوایسے کام کرتا ہے۔ وہ خداوند تیرے خدا کے نزدیک مکروہ ہے۔“ (استثناء ۵: ۲۲)

”اس لئے کہ وہ سب جوایسے ایسے فریب کے کام کرتے ہیں خداوند تیرے خدا کے نزدیک مکروہ ہیں۔“ (استثناء ۱۶: ۲۵)

”اور تمکو اپنے بیٹوں کا گوشت اور اپنی بیٹیوں کا گوشت کھانا پڑیگا۔ اور میں تمہاری پرستش کے بلند مقاموں کو ڈھادوں گا اور تمہاری سورج کی سورتوں کو کاث ڈالوں گا اور تمہاری لاشیں تمہارے شکستہ بتوں پر ڈال دوں گا اور میری روح کو تم سے نفرت ہو جائیگی۔“ (اخبار ۳۰: ۲۹)

”غمہنڈی تیرے حضور کھڑے نہ ہو گے۔ تجھے سب بد کردا اور سے نفرت ہے۔ تو انکو جو جھوٹ بولتے میں ہلاک کریگا۔ خداوند کو خونخوار اور دعا باز آدمی سے کراہیت ہے۔“ (زبور ۵: ۵-۶)

”کیونکہ کبڑو سے خداوند کو نفرت ہے۔ لیکن راستا بار اس کے محروم راز ہیں۔“ (امثال ۳۲: ۳)

”کچھ دلوں سے خداوند کو نفرت ہے۔ لیکن کامل رفتار اس کی خوشنودی ہیں۔“ (امثال ۲۰: ۱)

”ہر ایک جس کے دل میں غرور ہے خداوند کو نفرت ہے۔ یقیناً وہ بے سزا نہ چھوٹیگا۔“ (امثال ۱۶: ۵)

”جو شریر کو صادق اور جو صادق کو شریر کھہراتا ہے خداوند کو ان دونوں سے نفرت ہے۔“ (امثال ۱۷: ۱۵)

ہم ان حالہ جات کو ان سے کیسے ہم آہنگ کر سکتے ہیں جو خدا کی گنہگاروں سے محبت کو ثابت کرتے ہیں؟ یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ خدا گنہگاروں سے نفرت کرتا ہے۔ جبکہ وہ ان سے محبت بھی رکھتا ہے؟ یہ کہنا بجا ہو گا کہ تمام محبتیں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ کچھ محبتوں میں شراط نہیں پائی جاتیں۔ اس کو رحم سے بھری ہوئی محبت کہا جاسکتا ہے۔

یہ محبت ہی ہے جو یہ کہتی ہے ”میں تمہیں اس کے باوجود بھی محبت کرتا ہوں“ یہ وہ محبت ہے جس میں لوگوں کے اعمال کو سامنے نہیں رکھا جاتا۔ خدا گنہگاروں سے اس قسم کی محبت رکھتا ہے۔

جبکہ اس کے بر عکس ”رجی محبت“، ”مشروطی“ ہے۔ ”اس کو قبول کرنے والی محبت“، بھی کہا جاسکتا ہے۔ یہ وہ محبت ہے جو کمائی جاتی ہے۔ یہ وہ محبت ہے جو یہ کہتی ہے۔ ”میں تمہیں اس لئے محبت کرتا ہوں۔“

کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر محبت مشروطی ہے تو پھر وہ محبت بالکل نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ خدا کی محبت مشروطی ہے۔ اس کے بارے ہم کلام مقدس میں سے دیکھیں گے۔ پس قبول کرنے والی محبت کو طعنہ زدنی نہیں کرنی چاہیے۔ قبول کرنے والی محبت بنیادی محبت ہے جو خدا اپنے سچے فرزندوں سے رکھتا ہے۔ ہمیں خدا کی رجی محبت حاصل کرنے کی بجائے اس کی قبول کرنے والی محبت حاصل کرنے کی آرزو رکھنی چاہیے۔

کیا قبول کرنے والی یا تصدیقی محبت ادنیٰ ہے

Is Approving Love an inferior Love

اصل بحث The Conclusion

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرزندوں سے ایسی محبت نہیں رکھتا جو وہ گنہگاروں سے صرف اپنے رحم کی حد تک محبت رکھتا ہے۔ یہ محبت عارضی ہے۔ یہ محبت اُس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک وہ مر نہیں جاتے۔ وہ جن سے رجی محبت رکھتا ہے۔ ان سے وہ ان کے بداعمالوں کے باعث نفرت بھی کرتا ہے۔ کلام مقدس اس بات کی تعلیم دیتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس خدا اپنے فرزندوں سے ان کی نسبت زیادہ محبت رکھتا ہے جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے۔ ایسے لوگوں سے وہ قبول کرنے والی محبت رکھتا ہے۔ وہ اس لئے کہ انہوں نے توبہ کی اور وہ اُس کے احکام پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ جوں جوں وہ پاکیزگی میں بڑھتے ہیں توں توں اُس میں ان سے رجی محبت کی وجہات بڑھتی ہیں۔ یہ وہ چیز ہے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں۔

آج کے دور کے خادم اور استاد خدا کی محبت کی اس طرح سے تصویر کشی کرتے ہیں۔ وہ سراسر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ کلام مقدس کی روشنی میں خدا کی محبت کے بارے مندرجہ ذیل عام فقرات پر غور کریں۔

- (1) کیا آپ میں کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہے جو آپ کے لئے خدا کی محبت کو بڑھاتی ہے یا کم کرتی ہے۔
- (2) کیا آپ میں کوئی ایسی خوبی نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے خدا آپ سے محبت رکھے۔
- (3) خدا کی محبت غیر مشروطی ہے۔
- (4) خدا ہر ایک سے ایک جیسی محبت رکھتا ہے۔

(5) خدا گنہگاروں سے محبت رکھتا ہے پر گناہ سے نفرت کرتا ہے۔

(6) کیا آپ میں کوئی ایسی خوبی نہیں پائی جاتی جو آپ کو خدا کی محبت کا حقدار بناتی ہے۔

(7) خدا ہم سے ہمارے اعمال کی بدولت محبت نہیں کرتا۔

اوپر بیان کردہ تمام بیانات امکانی طور پر غلط راستے میں راہنمائی کرتے ہیں۔ جیسا کہ زیادہ تر لوگ خدا کی قبولیت کی محبت کا انکار کرتے ہیں اور اُس کی رحم کرنے والی محبت کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں۔

(1) پہلے خیال کے مطابق ایمانداروں کو کوئی ایسا کام کرنا چاہیے جس کی بدولت خدا قبولیت کی محبت ان کی طرف زیادہ ہو۔ وہ تعالیٰ کر سکتے ہیں۔ وہ نافرمانی کی بجائے کوئی ایسا کام کر سکتے ہیں جو ان کو خدا کی نظر میں قبل مقبول ٹھہرائے۔ گنہگاروں کے لئے توبہ ہی ایک واحد راستہ ہے جو انہیں خدا کی نظر میں مقبول کر سکتا ہے۔ توبہ کے باعث وہ خدا کی قبول کرنے والی محبت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہ کوئی ایسا کام کرتے ہیں جس کے باعث خدا ان سے کم محبت رکھتا ہے تو پھر وہ صرف خدا کی رجی

محبت سے محروم ہوں گے۔

(2) دوسرا خیال کے مطابق ایک مسیحی گناہوں سے کنارہ کشی کر کے خدا کی قبولیت کی محبت حاصل کر سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے وہ صرف خدا کی رحمی محبت کا تجربہ حاصل کرتا ہے۔ لیکن اُس کے منے کے ساتھ ہی یہ محبت ختم ہو جائیگی۔

(3) تیسرا خیال کے مطابق خدا کی قبولیت کی محبت مشروطی ہے۔ حتیٰ کہ اُس کی رحمی محبت بھی مشروطی یعنی یہ اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک انسان جسمانی طور پر زندہ رہتا ہے۔ موت کے بعد خدا کی رحمی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ پس یہ مشروطی ہے کیونکہ یہ عارضی ہے۔

(4)چوتھے خیال کے مطابق یہ تصور کرنا بجا ہے کہ خدا ہر ایک سے ایک جسمی محبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ تمام آنہ گاروں اور مقدسین کو مختلف درجات کی بنا پر قبول کرتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا آنہ گاروں اور مقدسین سے ایک جسمی محبت نہیں رکھتا۔

(5) پانچویں خیال کے مطابق خدا آنہ گاروں اور ان کے گناہوں سے نفرت کرتا ہے۔ یہ کہنا بجا ہو گا کہ خدا آنہ گاروں سے رحمی محبت کرتا ہے اور ان کے گناہوں سے نفرت کرتا ہے۔ خدا اپنی قبولیت کی محبت کے نقطہ نظر سے ان سے نفرت کرتا ہے۔

(6) چھٹے خیال کے مطابق ہر کوئی خدا کی قبولیت کو اپنے اعمال سے حاصل کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کوئی بھی اس رحمی محبت کو اپنے اعمال سے حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ مشروطی ہے۔

(7) ساتویں خیال کے مطابق خدا کی رحمی محبت کا انحراف اعمال پر نہیں جبکہ خدا کی قبولیت کی محبت کا انحراف مکمل طور پر اعمال پر ہے۔

یہ سب کچھ اس لئے بیان کیا گیا تاکہ شاگرد بنانے والے خادم خدا کی محبت کو صحیح انداز میں پیش کریں۔ جیسا کہ باطل مقدس میں بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی ایک بھی فریب کھائے۔ آسمان کی بادشاہی میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جن سے وہ قبول کرنے والی محبت کرتا ہے۔ خدا صرف ان سے قبولیت کی محبت رکھتا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور یسوع کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ شاگرد ساز خادم کو ایسی تعلیم دینے سے اجتناب کرنا چاہیے جو انہیں پاکیزگی سے بہت دور لے جائے۔ خدا کا مقصد اس کا مقصد ہونا چاہیے۔ یعنی ایسے شاگرد بنائے جو صحیح کے احکام کی پیروی کریں۔